# وہم کا علاج نہیں

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(اسلامی بہنوں کے لیے)

**26-October-2017**

مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

## دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ خدائے توّاب، نُبُوَّت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اِس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، کہتا ہے: فلاں بن فلاں نے آپ پر اِس وقت دُرود پاک پڑھا ہے۔

(مسند بزار، ۲۵۵/۴، حدیث: ۱۴۲۵)

گرنے کو ہوں روک لو غوطہ لگے ہاتھ دو ایسوں پہ ایسی عطا تم پہ کروروں درود

(حدائقِ بخشش، ص ۲۷۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(1)

**دو مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

## بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## مَنحُوس کون؟

ایک بادشاہ اور اس کے ساتھی شکار کی غرض سے جنگل (Forest) کی جانب چلے جا رہے تھے۔ صبح کے سناٹے میں گھوڑوں کی ٹاپیں صاف سُنائی دے رہی تھیں جنہیں سنتے ہی اکثر راہگیر راستے سے ہٹ جاتے تھے کیونکہ بادشاہ سلامت شکار پر جاتے ہوئے کسی کا راستہ میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ اور اس کے ساتھیوں کی سواری بڑی شان وشوکت سے شہر سے گزر رہی تھی، جونہی بادشاہ شہر کی فَصِیل (چار دیواری) کے قریب پہنچا اس کی نگاہ سامنے آتے ہوئے ایک آنکھ والے شخص پر پڑی جو راستے سے ہٹنے کے بجائے بڑی بے نیازی سے چلا آ رہا تھا۔ اسے سامنے آتا ہوا دیکھ کر بادشاہ غصے سے چیخا: "اُف! یہ تو انتہائی بد شگونی ہے۔ کیا اس بدبخت کانے (یعنی ایک آنکھ والے) شخص کو عِلْم نہیں تھا کہ جب بادشاہ کی سواری گزر رہی ہو تو راستہ چھوڑ دیا جاتا ہے، لیکن اس منحوس یک چشم نے تو ہمارا راستہ کاٹ کر انتہائی نُحوست کا ثبوت دیا ہے۔" بادشاہ سپاہیوں کی جانب مُڑا اور غصے سے چیخا: "ہم حکم دیتے ہیں کہ اس ایک آنکھ والے شخص کو ان سُتونوں سے

www.dawateislami.net

باندھ دیا جائے اور ہمارے لَوٹنے تک یہ شخص یہیں بندھا رہے گا۔ ہم واپسی پر اس کی سزا تجویز کریں گے۔ "سپاہیوں (Guards) نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور اس شخص کو ستونوں سے باندھ دیا گیا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی گرد اُڑاتے جنگل کی جانب روانہ ہوگئے۔ بادشاہ کے خدشات کے برعکس اس روز بادشاہ کا شکار بڑا کامیاب رہا۔ بادشاہ نے اپنی پسند کے جانوروں اور پرندوں کا شکار کیا۔ بادشاہ بہت خوش تھا کیونکہ آج اس کا ایک نشانہ بھی نہیں چُوکا بلکہ جس جانور پر نگاہ رکھی اسے حاصل کر لیا۔ وزیر نے جانوروں اور پرندوں کو گنتے ہوئے کہا: "واہ! آج تو آپ کا شکار بہت خوب رہا، کیا نگاہ تھی اور کیا نشانہ!" اسی طرح تمام ساتھی بھی بادشاہ کی تعریف میں مصروف تھے، جب شام ڈھلے بادشاہ شہر کے قریب پہنچا تو اس شخص کو رسیوں میں جکڑا ہوا پایا۔ بادشاہ کی سواری کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھرا چھکڑا بھی چلا آرہا تھا جسے دیکھ کر بادشاہ اور اس کے ساتھی خوشی سے پھولے نہ سَمارہے تھے۔ بھرا ہوا چھکڑا دیکھ کر وہ شخص زور دار آواز میں بادشاہ سے مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم دونوں میں سے کون منحوس ہے، میں یا آپ؟ یہ سنتے ہی بادشاہ کے سپاہی اس شخص کے سر پر تلوار تان کر کھڑے ہوگئے لیکن بادشاہ نے انہیں ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ شخص بلاخوف پھر مخاطب ہوا: کہیے بادشاہ سلامت! ہم میں سے کون منحوس ہے "میں یا آپ؟" میں نے آپ کو دیکھا تو میں رسیوں میں بندھ کر چلچلاتی دھوپ میں دن بھر جلتا رہا جب کہ مجھے دیکھنے پر آپ کو آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ یہ سن کر بادشاہ نادِم ہوا اور اس شخص کو فوراً آزاد کر دیا اور بہت سے اِنعام واِکرام سے بھی نوازا۔ (بدشگونی، ص۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سُنا آپ نے وہمی بادشاہ نے تو ایک آنکھ والے شخص کو منحوس جان کر اسے کڑی دھوپ میں پورا دن قید رکھنے کی سزا دی مگر پھر بھی اسے شکار میں پہلے سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس حکایت سے تو ان کے وہم کی مکمل کاٹ ہوگئی جو کسی انسان، جانور یا کسی دن مہینے کو محض اپنے وہم کی بنیاد پر منحوس خیال کرتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یاد رکھئے! جو وہم کی آفت میں مبتلا ہو تو اسے ہر چیز منحوس محسوس ہونے لگتی ہے حتّٰی کہ وہمی شخص کم عقل لوگوں کی باتوں میں آکر غلط فیصلے کرکے نہ صرف خود آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے بلکہ دیگر لوگوں کیلئے بھی وبالِ جان بن کر رہ جاتا ہے۔ کسی مسلمان کے **منحوس ہونے کا خیال** نفرت کے وبال میں ڈال سکتا ہے۔ منحوس ہونے کا وہم شیطان (Satan) کا وہ ہتھیار ہے جو مسلمانوں کو باہم **دست و گریبان** کراتا، لڑائی، جھگڑے کروا کر چین و سکون کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ کسی شخص، جگہ، چیز یا وقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اسی نوعیت کا سُوال کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح اس کی مَنحُوس صُورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضَرور کچھ نہ کچھ دِقّت اور پریشانی اٹھانی پڑے گی اور چاہے کیسا ہی یقینی طور پر کام ہو جانے کا وُثُوق (اعتماد اور بھروسا) ہو لیکن ان کا خیال ہے کہ کچھ نہ کچھ ضَرور رُکاوٹ اور پریشانی ہوگی چنانچہ اُن لوگوں کو ان کے خیال کے مناسب ہر بار تجربہ (Experience) ہوتا رہتا ہے اور وہ لوگ برابر اِس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ اگر کہیں جاتے ہوئے اس سے سامنا ہو جائے تو اپنے مکان پر واپس آجاتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد یہ معلوم کرکے کہ وہ منحوس سامنے تو نہیں ہے! پھر اپنے کام کے لئے جاتے ہیں۔ اب سُوال یہ ہے کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ اور طرزِ عمل کیسا ہے؟ کوئی قباحتِ شرعیہ (شرعی خرابی) تو نہیں؟

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب ارشاد فرمایا: شرعِ مطہر (پاکیزہ شریعت) میں اس کی کچھ اصل (حقیقت) نہیں، لوگوں کا وہم سامنے آتا ہے۔ شریعت میں حکم ہے: **اِذَا تَطَیَّرْتُمْ فَامْضُوْا** یعنی جب کوئی شگونِ بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو۔ وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمانوں کو ایسی جگہ چاہیے کہ "**اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُكَ، وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُكَ، وَلَا اِلٰہَ**

www.dawateislami.net

غَیْرُکَ"(1) پڑھ لے اور اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) پر بھروسا کرکے اپنے کام کو چلا جائے، ہرگز نہ رُکے، نہ واپس آئے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۶۴۱ ملخصاً)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دینِ اسلام اس طرح کے وہم وخیالات کی مذمت کرتا ہے کہ جس سے کسی کی دل آزاری ہو لہٰذا ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بدشگونی و وہم سے بچنا چاہیے۔ آئیے! اب شگون کی تعریف اور اس کی قسموں کے متعلق سنئے۔ چنانچہ

## شگون کسے کہتے ہیں؟

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز، شخص، عمل، آواز یا وَقْت کو اپنے حق میں اچھا یا بُرا سمجھنا۔ اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: (1) بُرا شگون لینا، (2) اچھا شگون لینا۔ علامہ محمد بن احمد اَنصاری قُرطبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیرِ قُرطبی میں نَقْل کرتے ہیں: اچھا شگون یہ ہے کہ جس کام کا اِرادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی کلام سُن کر دلیل پکڑنا، یہ اس وَقْت ہے جب کلام اچھا ہو، اگر بُرا ہو تو بدشگونی ہے۔ شریعت نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ انسان اچھا شگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور جب بُرا کلام سُنے تو اس کی طرف توجُّہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رُکے۔ (تفسیر قرطبی، پ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ:۴، ۸/ ۱۳۲، الجزء ۱۶ مفہوماً)

## اچھے اور بُرے شگون میں فرق

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق (Difference) بھی جان لیجئے چنانچہ ان دونوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ بدشگونی لینا شرعاً ممنوع اور اچھا شگون لینا مُسْتَحَب ہے، اس کے علاوہ ☆ اچھا شگون لینا ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طریقہ ہے جبکہ بدشگونی غیر مسلموں کا شیوہ ہے ☆ اچھا شگون لینے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رحم وکرم سے اچھائی اور بھلائی کی اُمید ہوتی ہے جبکہ بدشگونی سے نااُمیدی پیدا ہوتی ہے ☆ نیک فال سے دل کو اطمینان اور خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہر کام کی جدوجہد اور تکمیل کے لیے ضَروری ہے جبکہ بدشگونی سے بلاوجہ رَنج وتردُّد پیدا ہوتا ہے ☆ نیک فالی انسان کو کامیابی، حرکت اور ترقی کی طرف لے جاتی ہے جبکہ بدشگونی سے مایوسی، سُستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے جو تنزُّلی کی طرف لے جاتی ہے۔ مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح میں ہے: نیک فال لینا سنت ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے اور بدفالی لینا ممنوع کہ اس میں رب (عَزَّوَجَلَّ) سے نااُمّیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے نااُمّیدی بُری، ہمیشہ رب سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۵)

## بدشگونی مشرکین کی پرانی رسم ہے:

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! غیر مسلموں میں مختلف چیزوں سے بُرا شگون لینے کی رسم پرانی ہے اور ان کے توہم پرست لوگ ہر چیز سے اثر قبول لیتے ہیں مثلاً کوئی شخص کسی کام کو نکلتا اور راستے میں کوئی جانور سامنے سے گزر جاتا یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑجاتی تو فوراً گھر واپس آتا، اسی طرح کسی کے آنے کو، بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں (مشہور) تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام اس طرح کی توہم پرستی کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور اسلام نے جہاں دیگر فضول رسموں کی جڑیں ختم کیں وہیں اس بری رسم کا بھی خاتمہ کردیا۔ (صراط الجنان، ۳/ ۴۱۲) آئیے! بدشگونی کے مُتَعَلِّق 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: جب تم حسد کرو تو زیادتی نہ کرو، جب تمہیں بدگمانی پیدا ہو تو اس پر یقین نہ کرو اور جب تمہیں بدشگونی پیدا ہو تو اُسے کر گزرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد الرحمن بن سعد، ۵/ ۵۰۹)

1… (ترجمہ: اے اللہ! نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

www.dawateislami.net

2. ارشاد فرمایا: میری اُمّت میں تین چیزیں لازماً رہیں گی: بدفالی، حَسَد اور بدگُمانی۔ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جس شخص میں یہ 3 خصلتیں (Traits) ہوں وہ ان کا تدارُک (علاج) کس طرح کرے؟ اِرشاد فرمایا: جب تم حَسَد کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِسْتِغْفار کرو اور جب تم کوئی بدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کر لو۔

(معجم کبیر، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مُعاملے میں ہمارے بزرگانِ دین کا طرزِ عمل لائقِ تقلید ہے کیونکہ یہ حضرات کسی مخصوص شخص، جگہ، وقت یا چیز کو اپنے لئے منحوس خیال کرکے بدشگونی لینے یا ستاروں کے زائچوں پر یقین رکھ کر وہمی لوگوں کی طرح ذہنی کشمکش میں مبتلا ہونے کے بجائے رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر کامل یقین رکھتے تھے اور جس کام کا ارادہ کرلیتے اسے کر گزرتے۔ آیئے! اس ضمن میں 2 سبق آموز حکایتیں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ

## سفر سے نہ رُکے

امیر المؤمنین مولا مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جب خارجیوں سے جنگ کے لئے سفر کا اِرادہ کیا تو ایک نجومی (Fortune-Teller) رُکاوٹ بنا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف نہ لے جایئے، حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: اس وَقْت چاند عَقْرَب (آسمان کے برجوں میں سے ایک بُرج) میں ہے۔ اگر آپ اس وَقْت تشریف لے گئے تو آپ کو شکست ہو جائے گی۔ یہ سن کر حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صدیق و عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نُجومیوں پر اِعتقاد نہیں رکھتے تھے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کرتے ہوئے اور تمہاری بات کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ضَرور سفر کروں گا۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس سفر پر روانہ ہوگئے تشریف لے گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے بعد سب سے زیادہ بَرَکت اس سفر میں عطا فرمائی حتّٰی کہ تمام دشمن مارے گئے اور امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فتح کے ساتھ خوشی خوشی واپس تشریف لائے۔ (غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، ۱/۱۹۱، بتغیر قلیل)

## بدشگونی کی تردید

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے غلام مُزاحِم کا بیان ہے: جب ہم مدینہ طَیِّبہ سے نکلے تو میں نے دیکھا کہ چاند "دَبَران" میں ہے، میں نے ان سے یہ کہنا تو مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ کہا: ذرا چاند کی طرف نظر فرمایئے، کتنا خوبصورت (Beautiful) نظر آتا ہے! آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیکھا تو چاند دَبَران میں تھا، فرمایا: شاید تم مجھے یہ بتانا چاہتے ہو کہ چاند دَبَران میں ہے، مُزاحِم! ہم چاند سورج کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ واحد و قہار کے حکم و مشیّت کے ساتھ نکلتے ہیں۔

(سیرت ابن عبدالحکم، ص۲۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اصل نحوست تو گناہوں میں ہے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے! کوئی وَقْت بَرَکت والا اور عظمت و فضیلت والا تو ہو سکتا ہے جیسے ماہِ رمضان، ربیع الاول، جمعۃُ المبارک وغیرہ مگر کوئی مہینا یا دن منحوس نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ مشہور مُفَسِّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں ہاں بعض دن بابرکت ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۵/۴۸۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ صفر المظفر بھی دیگر مہینوں کی طرح ایک بابرکت مہینا ہے۔ جس طرح دیگر مہینوں میں رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی بارشیں ہوتی ہیں اسی طرح اس میں بھی ہو سکتی ہیں بلکہ اسے تو صَفَرُ الْمُظَفَّر یعنی کامیابی کا مہینا کہا جاتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی معزز مہینے میں حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اور خاتونِ

www.dawateislami.net

جنت حضرتِ سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۱۲/۲)☆صفر المظفر میں مسلمانوں کو فتحِ خیبر نصیب ہوئی۔(البدایة والنھایة،۳۹۲/۳) ☆سیفُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ولید، حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے صفر المظفر آٹھ ہجری میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ (الکامل فی التاریخ، ۱۰۹/۲)☆ مدائن (جس میں کسریٰ کا محل تھا) کی فتح 16 ہجری صفر المظفر کے مہینے میں ہوئی۔(الکامل فی التاریخ، ۳۵۷/۲)

مگر افسوس کہ جیسے ہی صفر المظفر کے پُر بہار اور بابرکت مہینے کی آمد ہوتی ہے تو نحوست کے وہمی تصورات کے شکار بعض نادانوں کی جانب سے اس پاکیزہ مہینے سے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں پر مشتمل پیغامات پھیلائے جاتے ہیں اور اس ماہ (Month) کو انتہائی منحوس تصور کیا جاتا ہے کہ اس مہینے میں آفتوں اور بلاؤں کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا کالی چنوں کی نیاز دلائی جاتی ہے یا پھر آٹے کی گولیاں بنا کر سمندر میں ڈلوایا جاتا ہے بالخصوص اس ماہ کے آخری بدھ کو تو بہت ہی زیادہ منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ آیئے! اس مہینے کے بارے میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں سے مُتَعَلِّق ملاحظہ فرمائیں ۔چنانچہ

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ صفر کو لوگ منحوس جانتے ہیں اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے لڑکیوں کو رخصت نہیں کرتے اور بھی اس قسم کے کام کرنے سے پرہیز کرتے ہیں اور سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں، خصوصاً ماہِ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ نحس مانی جاتی ہیں اور ان کو تیرہ تیزی کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ "صفر کوئی چیز نہیں۔" (بخاری،کتاب الطب،باب لاھامة، حدیث: ۵۷۵۷، ۳۶/۴)یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو خالی کا مہینہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے اور ہر ماہ میں 3، 13، 23، 8، 18، 28 کو منحوس جانتے ہیں یہ بھی لغویات ہے۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں کہ) ماہِ صفر کا آخر چہار شنبہ (بدھ کا دن) ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے، لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں، سیر و تفریح و شکار کو جاتے ہیں، پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ یہ سب باتیں بے اصل ہیں، بلکہ ان دنوں میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مرض شِدَّت کے ساتھ تھا، وہ باتیں خلافِ واقع (جھوٹی) ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں، بلکہ حدیث کا یہ ارشاد: لاصفر یعنی صفر کوئی چیز نہیں (بخاری،کتاب الطب،باب لاھامة، حدیث: ۵۷۵۷، ۳۶/۴) ۔ایسی تمام خرافات (Nonsense) کو رد کرتا ہے۔(بہار شریعت،۶۵۹/۳)

## 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدرسۃ المدینہ (بالغات)"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ ماہ صَفَرُ الْمُظَفَّر سے مُتَعَلِّق عوام میں پھیلی ہوئیں غلط فہمیوں کا حقیقت سے دُور دُور تک کوئی تعلُّق نہیں بلکہ یہ محض وہمی خیالات اور علمِ دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ ہم اس طرح کے وہمی خیالات سے اپنے آپ کو دور رکھیں اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مَدَنی کاموں میں خُوب خُوب حصّہ لیں کیونکہ اس مدنی ماحول میں توہم پرستی اور بدشگونی سے بچنے اور اس کے علاج کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہے ،ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"مدرسۃ المدینہ (بالغات)"** بھی ہے، فی ذَیلی حلقہ کم از کم ایک مدرسۃ المدینہ (بالِغات) کا اہتمام کیجئے، مدرسۃُ المدینہ میں پڑھنے والیوں کا ہَدَف کم از کم 12 اسلامی بہنیں ہیں، (دورانیہ زیادہ سے زیادہ 1 گھنٹہ 12 مِنَٹ) صبح 8:00 تا اذانِ عصر تک کسی بھی وقت (باپردہ جگہ میں) ترکیب کی جاسکتی ہے، دُرُست قرآنِ پاک پڑھنا سکھانے کے ساتھ ساتھ غُسل، وُضُو، نماز، سُنّتیں، دُعائیں نیز عورتوں کے شرعی مسائل وغیرہ زبانی نہیں بلکہ مکتبۃ المدینہ سے شائع کردہ کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" سے دیکھ دیکھ کر سکھایئے، مدرسۃ المدینہ (بالغات) "مدنی پھولوں" کے مطابق لگایئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ (بالغات)

www.dawateislami.net

بھی عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کا نہایت مُوثر ذریعہ ہے اور دِین کی باتیں سیکھنے کی فضیلت کے بارے میں منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی: بھلائی کی باتیں خُود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حِلیۃُ الاَولیاء، ٥/٦، حدیث ٧٦٢٢) ترغیب کے لئے مدرسۃ المدینہ (بالغات) کی ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے۔ چنانچہ

## "مدرسۃ المدینہ برائے (بالغات)" میں شرکت کی ہامی بھرلی

ایک اسلامی بہن کی زندگی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گناہوں میں بسر ہورہی تھی مگر جب سے انہیں دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ مدنی ماحول ملا ان کی زندگی خرافات سے پاک ہوگئی اور وہ نیکیوں بھری زندگی بسر کرنے لگیں، ان کی زندگی میں مدنی انقلاب یوں برپا ہوا کہ ان کے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے تحت "مدرسۃ المدینہ برائے (بالغات)" کا آغاز ہوا تو دعوتِ اسلامی کی ایک اسلامی بہن نے بڑی محبت سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں تجوید کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کے فضائل اور بلا تجوید قراٰنِ پاک پڑھنے کی وعیدیں سناتے ہوئے صحیح تلفظ کے ساتھ قراٰنِ پاک پڑھنے کی دعوت دی۔ اسلامی بہن کا انداز ایسا متاثر کن تھا کہ ان سے انکار نہ ہوسکا اور انہوں نے "مدرسۃ المدینہ برائے (بالغات)" میں شرکت کی ہامی بھرلی، پہلے روز جب وہ مدرسے گئیں تو وہاں کی تعلیم وتربیت کا نرالا انداز دیکھ کر ان کے دل کو بہت خوشی حاصل ہوئی مدرسے میں ایک چھوٹی سی لائبریری بھی قائم کی گئی تھی جس میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیفات، رسائل اور بیانات کی کیسٹیں موجود تھیں، انہوں نے مُعلّمہ اسلامی بہن کی اجازت سے چند رسائل لئے اور گھر جاکر ان کا مطالعہ شروع کردیا، سب سے پہلے ایک رسالہ بنام "امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آپریشن کی جھلکیاں" پڑھا جس میں آپریشن کے وقت آپ کے خوفِ خدا، عشقِ مصطفٰی، ایمان کی سلامتی کی فکر اور اپنے مریدین، متعلقین اور اُمّتِ مصطفٰی کے لئے مغفرت کی دعاؤں کی معلومات نیز ایسی نازک حالت میں بھی قوانینِ شریعت کی مکمل پاسداری کے واقعات نے ان کے دل کی دنیا کو تہ وبالا کردیا، ان کا ایمان تازہ ہوگیا، یوں مدرسۃُ المدینہ (بالغات) میں شرکت کی برکت سے وہ مدنی ماحول کے قریب ہوتی چلی گئیں اور اب وہی اسلامی بہن علاقائی مشاورت کی ذمہ دارہ کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! وہم ایک ایسی بیماری ہے کہ جو انسان کا سکھ چین سب کچھ چھین لیتی اور اس کی عقل کی صلاحیتوں (Abilities) کو ضائع کردیتی ہے، جو لوگ وہم کی آفت میں پھنس جاتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ان کیلئے شخصیات، جگہیں، اوقات، علامتیں، تاریخیں، ایام، راتیں، مہینے یا سال وغیرہ کچھ بھی باعثِ سعادت نہیں بلکہ وہ اپنے علاوہ ہر چیز کو اپنے حق میں بلا وجہ منحوس خیال کرکے بدشگونی لیتے اور اپنے اوپر مختلف برائیوں کے دروازے کھولتے ہیں، مثلاً

## بدشگونی کی صورتیں

☆ کبھی اندھے، لنگڑے، ایک آنکھ والے اور معذور لوگوں سے تو کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز کو سن کر بدشگونی کا شکار ہوجاتے ہیں ☆ کبھی کسی وَقت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں ☆ کوئی کام کرنے کا اِرادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقصان کی نشاندہی کردی یا اس کام سے رُک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہوسکے گا ☆ کبھی ایمبولینس (Ambulance) کی آواز سے تو کبھی فائر بریگیڈ (Fire brigade) کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ☆ کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین ورنجیدہ کرلیتے ہیں ☆ کبھی مہمان کی رخصتی کے بعد گھر میں جھاڑو دینے کو منحوس خیال کرتے ہیں ☆ کبھی جوتا اُتارتے وَقت جوتے پر جوتا آنے سے بدشگونی لیتے ہیں ☆ سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ☆ عید جمعہ کے دن ہوجائے تو اسے حکومتِ وَقت پر بھاری سمجھتے ہیں ☆ کبھی بلی (Cat) کے رونے کو منحوس

www.dawateislami.net

سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وَقت کتے کے رونے کو ☆پہلا گاہک سودا لئے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بد شگونی لیتا ہے ☆نئی نویلی دلہن کے گھر آنے پر خاندان کا کوئی شخص فوت ہو جائے یا کسی عورت کی صِرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے ☆حامِلہ عورت کو میِّت کے قریب نہیں آنے دیتے کہ بچے پر بُرا اثر پڑے گا ☆جوانی میں بیوہ ہو جانے والی عورت کو منحوس جانتے ہیں، ☆خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے ☆کسی کا کنگھا اِستعمال کرنے سے دونوں میں جھگڑا ہوتا ہے ☆خالی برتن یا چمچ آپس میں ٹکرانے سے گھر میں لڑائی جھگڑا ہو جاتا ہے ☆جب بادلوں میں بجلی کڑک رہی ہو اور سب سے بڑا بچہ (پلوٹھا، پہلوٹھا) باہر نکلے تو بجلی اس پر گر جائے گی ☆بچے کے دانت اُلٹے نکلیں تو ننھیال (یعنی ماموں وغیرہ) پر بھاری ہوتے ہیں ☆ھوٹا بچہ کسی کی ٹانگ کے نیچے سے گزر جائے تو اس کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ☆بچہ سویا ہوا ہو اُس کے اوپر سے کوئی پھلانگ کر گزر جائے تو بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے ☆مغرب کے بعد دروازے میں نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ بلائیں گزر رہی ہوتی ہیں ☆زلزلے کے وَقت بھاگتے ہوئے جو زمین پر گر گیا وہ گونگا ہو جائے گا ☆رات کو آئینہ دیکھنے سے چہرے پر جُھریاں پڑتی ہیں ☆انگلیاں چٹخانے سے نُحوست آتی ہے ☆سورج گرہن کے وَقت حامِلہ عورت چُھری سے کوئی چیز نہ کاٹے کہ بچہ پیدا ہو گا تو اس کا ہاتھ یا پاؤں کٹا یا چِرا ہوا ہو گا ☆نو مَولُود (یعنی بہت چھوٹے بچے) کے کپڑے دھو کر نچوڑے نہیں جاتے کہ اس سے بچے کے جسم میں درد ہو گا ☆کبھی نمبروں (Numbers) سے بدفالی لیتے ہیں (بالخصوص یورپی ممالک کے رہنے والے)، اسی لئے ان کی بڑی بڑی عمارتوں میں 13 نمبر والی منزل نہیں ہوتی (بارھویں منزل کے بعد والی منزل کو چودھویں منزل قرار دے لیتے ہیں)، اسی طرح ان کے اسپتالوں میں 13 نمبر والا بستر یا کمرہ (Room) بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ وہ اس نمبر کو منحوس سمجھتے ہیں ☆مغرب کی اذان کے وَقت تمام لائٹیں روشن کر دینی چاہئیں ورنہ بلائیں اُترتی ہیں۔ بیان کردہ بدشگونیوں کے علاوہ بھی مختلف معاشروں، قوموں، برادریوں میں مختلف بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔ (بدشگونی، ص۱۶تا۱۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہم میں سے جو بھی اس طرح کی بدشگونیوں کا شکار ہے تو اسے چاہئے کہ سمجھداری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے فوراً اس مرض سے پیچھا چُھڑائے کیونکہ بدشگونی کی تباہ کاریاں اس قدر زیادہ ہیں کہ الامان والحفیظ۔ آیئے! عبرت کے لئے بدشگونی کی چند تباہ کاریوں سے متعلق سنئے۔ چنانچہ

## بدشگونی کی تباہ کاریاں

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**بدشگونی**" 20 پر ہے کہ بدشگونی کا شکار ہونے والوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اِعتماد اور توکُّل کمزور ہو جاتا ہے، ☆اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، ☆تقدیر پر ایمان کمزور ہونے لگتا ہے، ☆شیطانی وَسوَسوں کا دروازہ کھلتا ہے، ☆بدفالی سے آدمی کے اندر توہُّم پرستی، بُزدلی، ڈر اور خوف، پَست ہمتی اور تنگ دلی پیدا ہو جاتی ہے، ☆ناکامی کی بہت سی وجوہات (Reasons) ہو سکتی ہیں مثلاً کام کرنے کا طریقہ دُرُست نہ ہونا، غَلَط وَقت اور غَلَط جگہ پر کام کرنا اور ناتجربہ کاری لیکن بدشگونی کا عادی شخص اپنی ناکامی کا سبب نُحوست کو قرار دینے کی وجہ سے اپنی اِصلاح سے محروم رہ جاتا ہے، ☆بدشگونی کی وجہ سے اگر رشتے ناطے توڑے جائیں تو آپس کی ناچاقیاں جنم لیتی ہیں ☆جو لوگ اپنے اوپر بدفالی کا دروازہ کھول لیتے ہیں انہیں ہر چیز منحوس نظر آنے لگتی ہے۔

## کتاب "بدشگونی" کا تعارف

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بدشگونی کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس موذی مرض سے چھٹکارا پانے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "**بدشگونی**" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب (Book) میں شگون کی قسمیں، اچھے بُرے شگون کی مثالیں، بدشگونی کی مختلف صورتیں، بدشگونی کے نقصانات، فال کھولنے اور اس کی اُجرت کا حکم، اِستخارہ کرنے کے طریقے، دعائیں اور فائدے، ماہِ صفر میں پیش آنے والے چند تاریخی واقعات، کھیتوں کو نظرِ بد سے بچانے کا نسخہ، موئے مبارک کی برکتیں، بدشگونی اور اچھے شگون میں فرق، سبق آموز حکایات و واقعات اور دیگر کئی مدنی پھولوں کو بیان کیا گیا

www.dawateislami.net

ہے، لہٰذا آج ہی اِس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھَدِیَّۃً طَلَب فرمایئے، خُود بھی اس کا مُطالعہ کیجئے دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ توفیق دے تو زَہے نصیب! زیادہ تعداد میں حاصل فرما کر تقسیم کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اِس کتاب کو پڑھا بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (***Download***) اور پرنٹ آؤٹ (***Print Out***) بھی کیا جاسکتا ہے۔

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! یاد رکھئے کہ وہم اور بدشگونی اگرچہ بے حد مہلک امراض ہیں مگر ایسے امراض بھی نہیں کہ جو لاعلاج ہوں اور جن سے پیچھا چھڑوانا انتہائی دشوار ہو لہٰذا مایوس ہو کر شیطان کو موقع دینے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات اور اس کی رحمت پر بھروسا کرتے ہوئے ان کے اسباب پر غور کیجئے اور فوراً علاج شروع کر دیجئے۔ آیئے! بدشگونی کے اسباب (Causes) اور ان کے علاج کے مُتَعَلِّق سنئے، چنانچہ

## بدشگونی کے 6 اسباب اور اُن کے علاج

(1)...بدشُگُونی کا پہلا سبب اِسلامی عقائد سے لاعلمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ تقدیر پر اِن معنوں میں اعتقاد رکھا جائے کہ ہر بھلائی، بُرائی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے علمِ ازلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے عِلْم سے جانا اور وہی لکھ دیا۔ تو بدشگونی دل میں جگہ ہی نہیں بنا سکے گی کیونکہ جب بھی انسان کو کوئی نقصان پہنچے گا تو وہ یہ ذہن بنالے گا کہ یہ میری تقدیر (Fate) میں لکھا تھا نہ کہ کسی چیز کی نُحوست کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔

(2)...بدشُگُونی کا دوسرا سبب توکل یعنی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرنے کی کمی ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جب بھی کوئی بدشُگُونی دل میں کھٹکے تو ربّ عَزَّوَجَلَّ پر توکُّل کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بدشُگُونی کا خیال دل سے جاتا رہے گا۔

(3)...بدشُگُونی کا تیسرا سبب بدفالی کی وجہ سے کام سے رُک جانا ہے۔ اِس کا علاج یہ ہے کہ جب کسی کام میں بدفالی نکلے تو اسے کر گزریئے اور اپنے دل میں اس خیال کو جگہ مت دیجئے کہ اس بدفالی کے سبب مجھے اس کام میں کوئی خسارہ وغیرہ ہو گا۔

(4)...بدشُگُونی کا چوتھا سبب اس کی ہلاکت خیزیوں اور نقصانات سے بے خبری ہے کہ جب ہم کسی چیز کے نقصان سے ہی باخبر نہیں تو اس سے بچیں گی کیسے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ بدشُگُونی کی ہلاکت خیزیوں اور نُقصانات کو پڑھا جائے، ان پر غور کرتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش بھی کی جائے۔

(5)...بدشگونی کا پانچواں سبب روز مرہ کے معمولات میں وظائف شامل نہ ہونا ہے۔ اس کا علاج اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کچھ یوں ارشاد فرماتے ہیں: اس قسم (یعنی بدشگونی وغیرہ) کے خطرے وَسْوسے جب کبھی پیدا ہوں اُن کے واسطے قرآن کریم وحدیث شریف سے چند مختصر وبے شمار نافع (فائدہ دینے والی) دعائیں لکھتا ہوں انہیں ایک ایک بار خواہ زائد (یعنی ایک سے زیادہ مرتبہ) آپ اور آپ کے گھر والے پڑھ لیں۔ اگر دل پُختہ ہو جائے اور وہ وہم جاتا رہے تو بہتر ورنہ جب وہ وَسْوسہ پیدا ہو ایک ایک دفعہ پڑھ لیجئے اور یقین کیجئے کہ اللہ ورسول کے وعدے سچے ہیں اور شیطان مَلْعُون کا ڈرانا جُھوٹا۔ چند بار میں بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) وہ وہم بالکل زائل (یعنی ختم) ہو جائے گا اور اَصلاً (بالکل) کبھی کسی طرح اس سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ وہ دعائیں یہ ہیں: **(1) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ** ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز۔ (پ۴، اٰل عمران: ۱۷۳) **(2) اَللّٰھُمَّ لَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ** یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری فال فال ہے اور تیری ہی خیر خیر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (باطنی بیماریوں کی معلومات، ص289 بتغیر قلیل)

(6)...بدشُگُونی کا چھٹا سبَب نیک شُگُون اختیار نہ کرنا یا نیک شُگُون اختیار کرنے میں توجہ نہ دینا اور اس کی بنیادی معلومات کا نہ ہونا بھی ہے۔ برا شُگُون لے کر اس پر عمل کرنے سے چونکہ شریعت منع فرماتی ہے اور نیک شُگُون لینا شرعاً مستحب ہے۔ تو برے شُگُون سے بچنے کیلئے نیک شُگُون لینے کی عادت بنائی جائے۔

## مجلس ائمہ مساجد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بدشگونی کے اسباب کی پہچان اور ان کے علاج کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم کسی اچھے ماحول سے وابستہ ہو کر دینِ متین کے کاموں میں مشغولیت اختیار کرکے اس موذی مرض کی کاٹ کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بدشگونی سمیت کئی برائیوں کے نہ صرف اسباب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے بلکہ ان کے علاج کے طریقوں کے متعلق بھی مدنی پھول دیئے جاتے ہیں لہٰذا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر خوب خوب برکتیں لوٹیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 104 سے زائد شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمہ مساجد"** بھی ہے کہ جو مَساجد کی آبادکاری کیلئے ائمہ و مُؤذِّنین کی تقرُّری کا کام سر انجام دیتی ہے اور ان کی خَیر خواہی کرتے ہوئے مناسب مُشاہرے بھی مُقرَّر کرتی ہے، تاکہ یہ اسلامی بھائی مُعاشی پریشانیوں سے آزاد ہو کر خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرتے رہیں۔ مَساجد کو آباد کرنے میں ائمہ و مُؤذِّنین کا اَہم کردار ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ائمہ کرام، صدائے مدینہ، اِنفرادی کوشش کے ذَریعے نمازِ باجماعت کی طرف رَغبت، دَرسِ فیضانِ سُنَّت، نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقے میں شرکت اور سُنَّتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں کی بَرَکت سے مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجلس ائمہ مساجد کو مزید ترقیاں اور عروج نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہو جائیں مولا مسجدیں آباد سب کی سب ۔ سب کو نمازی دے بنا یاربِّ مُصطَفٰے

احکامِ شرع پر مجھے دے دے عمل کا شوق ۔ پیکر خلوص کا بنا یارب مجھے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! ۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اُمِّ عطار کا ذکرِ خیر

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمارے درمیان صفر المظفر کا مبارک مہینہ اپنی برکتیں لٹا رہا ہے اس میں شیخ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا وصال ہوا تھا اسی مُناسبت سے ان کا ذکرِ خیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا ایک نیک و پرہیزگار خاتون تھیں، انہوں نے شوہر کی وفات کے باوجود سخت ترین معاشی آزمائشوں میں بھی اپنے بچوں کی اسلامی خُطوط پر تربیت کی، جس کا مُنہ بولتا ثُبوت خود امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ بابرکت ہے۔ امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک بار بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ والدۂ محترمہ کا شروع ہی سے فرائض وواجبات پر عمل کرنے اور کروانے کا اس قدر ذہن تھا کہ چھوٹی عمر ہی سے ہم بہن بھائیوں کو نمازوں کی تلقین (Instruct) فرمانے کے ساتھ سختی سے عمل بھی کرواتیں، بالخُصوص نمازِ فجر کے لئے ہم سب کو لازمی اُٹھاتیں۔ والدۂ ماجدہ کی اس طرح تلقین و تربِیَت کی بَرَکت سے مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میری بچپن میں بھی کبھی نمازِ فجر چُھوٹی ہو۔

شیخ طریقت، امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں کہ والدۂ محترمہ کا شبِ جُمُعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو میٹھا در (بابُ المدینہ کراچی) کے علاقے میں اِنتقال ہوا۔ موت کے وَقْت مجھے بہت یاد کر رہی تھیں، ہمشیرہ نے بتایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کلِمہ طَیِّبہ اور اِستِغفار پڑھنے کے بعد زبان بند ہوئی۔ بالخصوص غُسل دینے کے بعد چہرہ نہایت ہی رَوشن ہو گیا تھا۔ جس حصّۂ زمین پر رُوح قبض ہوئی، اس سے کئی روز تک خوشبو آتی رہی اور خُصوصاً رات کے جس حصے میں اِنتِقال ہوا تھا اس میں طرح طرح کی خوشبوئیں آتی رہیں۔ سوئم والے دن صبح کے وَقْت چند گلاب کے پھول لا کر رکھے تھے جو شام تک تقریباً تروتازہ رہے جو میں نے اپنے ہاتھ سے والدہ کی قبر پر چڑھائے۔ یقین جانیں اُن میں ایسی عجیب بھینی بھینی خوشبو تھی کہ میں حیران رہ گیا، کبھی گُلاب کے پھولوں میں، میں نے ایسی خوشبو نہیں سُونگھی تھی

نہ ابھی تک سونگھی ہے بلکہ گھٹنوں تک وہ خُوشبو میرے ہاتھوں سے بھی آتی رہی۔ (تذکرۂ امیر اہلسنت (قسط2)، ص ۱۴۱ ملتقطاً)

جَبِیں مَیلی نہیں ہوتی دَہَن مَیلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن مَیلا نہیں ہوتا

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! واقعی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہا کوئی عام خاتون نہ تھیں بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مقرب، صابرہ و شاکرہ اور باہمت خاتون تھیں کہ جو آزمائش کی گھڑی میں ثابت قدم رہتے ہوئے بھی اپنی اولاد کی سُنّتوں کے مطابق تربیت میں مشغول رہیں، جو نمازوں اور سُنّتوں کی خود بھی پابند تھیں اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتیں تھیں، شاید ان کی یہی ادا ربّ تعالیٰ کو پسند آگئی، لہٰذا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر گئیں، بعدِ وصال چہرہ بھی جگمگا اُٹھا اور جس جگہ وصال ہوا وہ جگہ بھی بھینی بھینی خوشبو سے مشکبار ہوگئی، اگر ہماری اسلامی بہنیں بھی اُمِّ عطار رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہا کے کردار کو اپناتے ہوئے نفس و شیطان کی مخالفت کریں اور اپنے ظاہر و باطن کو زیورِ شریعت سے آراستہ کریں، فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں، جس طرح یہ بچوں کے اسکول (School) یا ٹیوشن جانے کا ناغہ نہیں ہونے دیتیں اگر اسی طرح نمازوں وغیرہ کے معاملات اور ضروری دینی تعلیمات کیلئے بھی کوشش کریں تو اس کے دنیا میں بھی کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور آخرت میں بھی برکتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہم نے وہم اور بدشگونی کے حوالے سے جو بیان سننے کی سعادت حاصل کی اس سے ہمیں چند مدنی پھول حاصل ہوئے مثلاً

♣ کسی شخص، جگہ، چیز، مہینا، سال، وَقْت یا تاریخ کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصوُّر نہیں کیونکہ اصل نحوست تو گناہوں میں ہے۔

♣ بدشگونی لینا شیطانی کام اور اچھا شگون لینا مستحب کام ہے۔

♣ بدشگونی ایک عالمی بیماری ہے، مختلف ممالک (Countries) میں رہنے والے لوگ مختلف چیزوں سے بدشگونی لیتے ہیں۔

♣ بدشگونی انسان کے لئے دینی و دُنیوی اعتبار سے بے حد خطرناک ہے۔

♣ ماہِ صفر یا اس کے آخری بدھ کو منحوس جاننا، ستاروں کے اثرات پر یقین رکھنا اور نجومیوں کے پاس جانا خلافِ شرع کام ہیں، حقیقت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

♣ بزرگانِ دین ستاروں کی تاثیر کے بالکل بھی قائل نہ تھے لہٰذا یہ حضرات جس کام کا ارادہ فرمالیتے اسے پائے تکمیل تک پہنچاکر ہی دم لیتے۔

آخر میں ہم نے اُمِّ عطّار کا ذکرِ خیر سننے کی سعادت حاصل کی۔ اللّٰہ اُمّ خیر کے طفیل ہمیں بدشگونی اور وہم کی آفت سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئنہ دار ہے
بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص ۴۷۲)

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

# جوتے پہننے کی سُنّتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سن لیجئے: فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، ص۸۹۴، حدیث:۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے (3) پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے اِبتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی الٹی) جانب سے اِبتِداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری ج۴ ص۶۵ حدیث ۵۸۵۵) (4) مَرد مردانہ اور عورت زَنانہ جوتا استعمال کرے (5) کسی نے حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (اَبُوداو،د ج۴ ص۸۴ حدیث ۴۰۹۹) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے کہ اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آن کر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب **بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات)**، 120 صَفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" جبکہ شیخ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَوْلانا ابُو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوِی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسائل "**101 مدنی پھول**" اور "**163 مدنی پھول**" ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

سنتیں عام کریں دین کا کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد